نسبت کی مدنی بہاریں

خوشبودار قبر

خاتمہ بالخیر کیسے ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے چنانچہ پارہ ۲۷، سورۃُ الذّٰریٰت کی آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد ہوتا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

جن لوگوں نے اس فرمانِ خداوندی پر اپنے سروں کو خم کیا اور احکامِ الٰہی بجالانے پر کمربستہ ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے خوش نصیبوں کو اپنی رضا اور نجاتِ اُخروی کا مژدۂ جاں فزا عطا فرمایا، ارشاد ہوتا ہے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (پ ۵، النساء، آیۃ: ۵۷)

لیکن جو لوگ اِس راہِ ہدایت سے مُنْحَرِف ہوئے (یعنی پھر گئے) اور تعلیماتِ اسلامی کو پسِ پُشت ڈال کر گناہوں میں مصروف رہے تو وہ نہ صرف غضبِ خداوندی کا شکار ہوئے بلکہ قرآنِ مجید کی رو سے عذابِ نار کے بھی حقدار ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ترجمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے

نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔(پ١٦، مریم، آیۃ:٥٩) صدرالافاضل سیِّد محمد نعیم الدِّین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''غَی'' جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنّم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زِنا کے عادی اور اس پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار، سود کے خوگر (عادی) ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔ (تفسیر خزائن العرفان، مریم، تحت الآیۃ:٥٩، ص٥٧٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیاتِ مُقدَّسہ نے ہماری پیدائش کا سبب بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ ہمارے اچھے اور بُرے اعمال کی جزا و سزا کا تعیُّن بھی فرما دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری زندگی کے اچھے یا بُرے اَعمال کا ہمارے خاتمے اور قبر و حشر کے معاملات سے بڑا گہرا تعلّق ہے، اچھے اعمال اچھے خاتمے جبکہ بُرے اعمال بُرے خاتمے بلکہ مَعَاذَاللّٰہ ایمان کے سلب ہو جانے کا سبب بھی بن سکتے ہیں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''بُرے خاتمے کے اسباب'' کے صفحہ 23 پر روایت نقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ایک بیمار کے سرہانے تشریف لائے جو قریبُ الْموت تھا، آپ

رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ ''دس گیارہ، دس گیارہ'' کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کے لئے لپکتی ہے**۔ پھر آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نے لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ **یہ سود خور تھا اور کم تولا کرتا تھا**۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۵۲، انتشارات گنجینه تهران) معلوم ہوا **اعمالِ بد کی نُحوست مرتے دم ہلاکت و بربادی کا سبب بھی بن سکتی ہے**۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان! **اعمال کا دارو مدار خاتمہ پر ہے** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۲۷۴/۴، حدیث: ۶۶۰۷) کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یعنی مرتے وقت جیسا کام ہوگا ویسا ہی انجام ہوگا لہٰذا چاہیئے کہ بندہ ہر وقت ہی نیک کام کرے کہ شاید وہی اس کا آخری وقت ہو۔ (مراۃ المناجیح، ۹۵/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں کو اِسی مقصدِ حیات سے آگاہ کرنے کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر زمانے میں اپنے مُقرّب بندوں کو پیدا فرمایا تاکہ رُشد و ہدایت کا سلسلہ جاری و ساری رہ سکے، اِنہی گراں قدر ہستیوں میں سے ایک شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات بھی ہے جن کی فکرِ اصلاحِ اُمّت کے

نتیجے میں معارضِ وجود میں آنے والی مدَنی تحریک دعوتِ اسلامی جہالت و بداعمالیوں کی تاریکیوں میں نورِ ہدایت کی طرح اپنی کرنیں چہارسو بکھیر رہی ہے۔ بے شمار لوگ مدَنی ماحول کی برکت سے اپنے گناہوں سے تائب ہوکر سنتوں کی شاہراہ پر گامزن ہوگئے ، ماں باپ کے نافرمان مطیع وفرمانبردار، جواری، شرابی اورفسادی اپنی حرکتوں سے تائب ہوکر سنّتوں کے عامل اور غافل لوگوں کے دلوں میں فکرِ آخرت کی شمع فروزاں کرنے والے بن گئے ۔ الغرض کل تک جن کی شرانگیزیوں سے لوگ بیزار تھے جن کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہ تھی آج وہ نگاہِ فیضِ عطار سے قاری، حافظ، عالم اور مفتی بن کر سنّتوں کا ڈنکا بجارہے ہیں۔ پھر اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے مذہبِ اہلسنّت کی حقانیت اور مدَنی ماحول کی قبولیت کو یوں ظاہر فرمایا کہ جب ان عاشقانِ رسول میں سے کسی کا دنیائے فانی سے کوچ کرنے کا وقت آتا ہے تو روح پرور مناظر دیکھنے میں آتے ہیں کوئی کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے تو کوئی ذکرُ اللّٰہ کا وِرد کرتے ہوئے، کوئی درودِ پاک پڑھتے ہوئے تو کوئی بعدِ نماز بحالت وضواس دنیائے فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کرتا ہے اور اپنی زبانِ حال سے لوگوں کو یہ پیغام دے جاتا ہے کہ عنقریب تمہیں بھی مرنا ہے، لہٰذا اپنی بقیہ سانسوں کوغنیمت جانتے ہوئے نیک اعمال کیجئے اور شیطانی حملوں سے بچنے اور سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اختیار کرلیجیے۔ مزید یہ کہ ایمان افروز وفات پانے والے اسلامی بھائی گویا

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اس شعر کے مصداق بن جاتے ہیں۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا فرش سے ماتم اٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی ایمان افروز وفات کی مدنی بہاریں نوک پلک سنوارنے کے بعد پیش کی جارہی ہیں تاکہ سنّتوں کے عاملین عاشقانِ رسول کے تذکرے کے ساتھ ساتھ بے عمل اور دین سے دور دنیا کی محبت میں مخمور لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان ہو، ان کے دل فکرِ آخرت سے روشن ہوں اور یہ دنیائے فانی کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے نزع کی سختیوں سے بچنے اور قبر کی راحت اور کشادگی کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں۔ خود بھی نیکیوں بھری زندگی بسر کریں اور لوگوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں مشغول ہوجائیں۔

دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کی طرف سے ایمان افروز وفات کی مدَنی بہاروں پر مشتمل ایک رسالہ بنام ''خوشبودار قبر'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدَنی انعامات پر عمل اور مدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ امیرِ اہلسنّت مَجْلِسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

۸ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ بمطابق 7 جون 2014ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''**شیطان کے بعض ہتھیار**'' میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دنیا کی اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا عِلم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔

(جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵)

﴿1﴾ خوشبودار قبر

قادِر آباد (تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین، پنجاب) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے محلّے کے ایک نوجوان محمد جنید عطاری مرحوم جو کالج میں زیرِ تعلیم تھے۔ مدنی ماحول کی پُرنور فضاؤں میں آنے سے قبل کئی گناہوں میں مبتلا تھے، نمازوں میں سستی کرنا، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف منڈوانا، نت نئے فیشن اپنانا، پینٹ شرٹ میں ملبوس رہنا، اسنوکر کھیلنا، ٹی وی اور وی سی آر کرائے پر لاکر رشتہ داروں کے ساتھ مل کر فلم بینی کرنا اور کیبل کے گناہوں بھرے چینل دیکھنا ان کی زندگی کا حصہ بن چکا تھا۔ ان کی زندگی میں نیکیوں کی بہار کچھ اس طرح نمودار ہوئی کہ دعوتِ اسلامی کی مجلس شعبۂ تعلیم کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کی توجہ ان کی جانب مبذول ہوگئی جو وقتاً فوقتاً جنید بھائی سے ملاقات کرتے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ مدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کا مدنی ذہن دیتے۔ رفتہ رفتہ اُن ذمہ دار اسلامی بھائی کی بات ان کے دل میں اترتی چلی گئی اور بالآخر وہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوگئے، مقصدِ حیات سے آگاہی ہوئی، سنّتوں بھری زندگی گزارنے اور گناہوں سے چھٹکارا پانے کا ارادہ کرلیا۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے پابند ہوگئے، اجتماع میں ہونے والے پرسوز بیان، رقت انگیز دعا اور اجتماعی طور پر کیے جانے والے ذکر اللّٰہ کی برکت سے ان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا، کل تک فیشن کرنا محبوب مشغلہ تھا مگر عاشقانِ رسول کی رفاقت کیا ملی ان کے دل میں سنّتِ رسول کی محبت گھر کرگئی، چہرہ داڑھی شریف سے سجالیا، سبز سبز عمامہ شریف سے اپنا سر ہرا بھرا کرلیا اور فیضانِ غوثِ اعظم سے مالا مال ہونے کے لیے سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں بیعت ہوگئے۔ امیرِ اہلسنّت

دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا دامن کیا تھا ما بے وفا دنیا سے ان کا دل اُچاٹ ہو گیا۔ فانی دنیا کی عارضی راحتوں اور آسائشوں سے ناطہ توڑ کر قبر وحشر کی تیاری میں مشغول ہو گئے۔ ان کی زندگی میں آنے والی تبدیلی لوگوں کے لیے باعثِ حیرت تھی۔ کل تک جس نوجوان کے گھر میں فلموں ڈراموں کا زور شور تھا آج انہی کی انفرادی کوشش کی بدولت مدنی چینل کے اصلاحِ عقائد واعمال کے روح پرور سلسلوں کا دور دورہ ہے۔ جس کی برکت سے گھر کا ہر فرد دعوتِ اسلامی سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھنے والا بن گیا۔ مزید نورِ علم سے روشن ومنور ہونے کا جذبہ بھی ان کے دلوں میں موجزن ہو گیا۔

جنید بھائی ''بی کام'' کرنے کے بعد ''ایم بی اے'' کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر فیضانِ مرشد سے ان کے دل میں سنّتوں کی خدمت کی ایسی لگن پیدا ہوئی کہ انہوں نے عالمی مدَنی مرکز فیضانِ مدینہ جا کر اپنے آپ کو 12 ماہ کے مدَنی قافلے کے لیے پیش کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا تہیّہ کر لیا۔ جب سنّتوں کی خدمت کا عظیم جذبہ ان کے گھر والوں پر آشکار ہوا تو ان کے چہروں سے خوشی کا اظہار ہونے لگا۔ جہاں جنید عطاری کو اپنی اصلاح اور قبر وآخرت کی تیاری کی فکر تھی وہیں گھر والوں کی بھی قبر وآخرت سنوارنے کا جذبہ تھا۔ اسی مقدس جذبے کے تحت اپنی والدہ اور ہمشیرہ کو اسلامی بہنوں کے 12 روزہ تربیتی کورس

کرنے کا ذہن دیا جو کہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والا تھا ان کی انفرادی کوشش کی بدولت ان کی والدہ اور ہمشیرہ تربیتی کورس کے لیے رضا مند ہوگئیں۔

چنانچہ جنید عطاری مرحوم اپنی والدہ، ہمشیرہ اور والد صاحب کے ہمراہ باب المدینہ (کراچی) روانہ ہوگئے۔ شہرِ مرشد پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے والدہ اور بہن کو اسلامی بہنوں کے تربیتی کورس میں داخلہ دلوایا اور پھر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (پرانی سبزی منڈی) حاضر ہوکر مدنی تربیت گاہ پر اپنے آپ کو 12 ماہ کے مدنی قافلے کے لیے پیش کردیا۔ اس دوران ان کے والد صاحب بھی فیضانِ مدینہ میں سنّتیں سیکھنے میں مشغول ہوگئے۔ جنید عطاری نے 12 ماہ کے دوران ہی مدَنی قافلہ کورس کیا اور عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (پرانی سبزی منڈی) میں قائم مدنی تربیّت گاہ پر اپنی خدمات سرانجام دینے لگے پھر کچھ عرصہ بعد مدَنی مرکز کے حکم پر اپنے علاقے قادِر آباد آ گئے اور بڑی ہی محنت ولگن سے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مشغول ہوگئے۔ سنّتوں کی خدمت کا جذبہ دیکھتے ہوئے انہیں بہت جلد تحصیل پھالیہ کا ڈویژن ذمہ دار مقرر کردیا گیا۔ اسی سال دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کے ذمہ دار بھی رہے۔ انہوں نے بڑے جوش وخروش سے مُعْتَکِفِیْن کی خدمت سرانجام دی۔ ابھی ان کے 12 ماہ مکمل ہونے میں کچھ ہی دن باقی تھے کہ ماہ شوال المکرّم میں وکیلِ عطار

محمد افتخار عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالی (نگرانِ حنبلی کابینہ) نے مدنی کاموں کے حوالے سے شہر گوجرہ میں مدنی مشورہ لیا جس میں جنید عطاری بھی شریک تھے۔ اس مدنی مشورے میں مدنی کاموں کی ترقی وعروج کے حوالے سے اچھی اچھی نیّتوں کا اظہار کیا۔ مشورے کے اختتام پر وکیلِ عطار کے ذریعے توبہ اور تجدید بیعت کا شرف پایا۔ زندگی کی آخری نماز عشا باجماعت ادا کی اور ایک ڈویژن ذمہ دار اسلامی بھائی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

اسی دورانِ مدینہ شریف کا مبارک ذکر چھڑ گیا، انہوں نے اپنی والدہ کو حج کروانے کے ارادے کا اظہار کیا۔ دورانِ سفر انہیں پولیس اہلکار کھڑے ہوئے نظر آئے تو ان کے پاس جا کر نیکی کی دعوت پیش کی اور پھر گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔ ابھی کچھ ہی دور چلے تھے کہ ناگاہ ان کی گاڑی پھسل گئی اور یہ دونوں اسلامی بھائی گر گئے، جنید عطاری کے سر پر شدید چوٹیں آئیں اور ان کا دماغ ماؤف ہو گیا مگر اس کے باوجود بھی ان کی زبان پر ذکرُ اللہ کا وِرد جاری تھا۔ انہیں جب ہسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹر اور دیگر عملہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عام طور پر ایسی شدید چوٹیں لگنے کے بعد زخمی چیخ وپکار سے اپنی تکلیف کا اظہار کرتا ہے مگر یہ کیسا حوصلہ مند نوجوان ہے کہ جس کی زبان پر ذکرُ اللہ جاری ہے۔ بہر حال ڈاکٹروں نے ان کی جان بچانے کی بہت کوشش کی مگر جنید عطاری اپنی

سانسیں پوری کر چکے تھے، دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کرنے کا وقت آ چکا تھا، عزیز و رفقا قریب ہی افسردہ کھڑے تھے کہ اچانک جنید عطاری کی زبان پر اللّٰہ اللّٰہ، اللّٰہ اللّٰہ کی صدائیں بلند ہوئیں اور یہ پیغام دیتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے کہ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ایک سچے مسلمان کی شان

ان کے انتقال پر گھر والے غم سے نڈھال ہو گئے، جب ان کے جنازے کو گھر لایا گیا تو علاقے بھر میں غم کے بادل چھا گئے۔ کثیر اسلامی بھائی ان کے جنازے میں شریک ہوئے، اہلِ علاقہ کا کہنا تھا کہ ہم نے اس سے پہلے کسی اور کے جنازے میں اتنے لوگ نہیں دیکھے جتنے جنید عطاری کے جنازے میں دیکھے۔ بالآخر ذکرُ اللّٰہ اور صلوٰۃ و سلام کی صداؤں میں انہیں علاقے کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ ان کی جدائی پر بہت سی آنکھیں پرنم تھیں۔ ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ مرحوم سنّتوں پر عمل کرنے اور سنّتوں کی دعوت عام کرنے کی برکت سے قبر میں رحمتِ الٰہی کے سائے میں ہوگا۔ اگلے دن جب ان کے کچھ دوست احباب ان کی قبر پر گئے تو دیکھا کہ ان کی قبر ایک جانب سے کچھ بیٹھ گئی ہے، جب قبر کو درست کرنے لگے تو اچانک انہیں مشک و عنبر سے بھی بڑھ کر ایک عجب بھینی

بھینی بوآنے لگی جب غور سے اس خوشبو کو سونگھا تو یہ دیکھ کر سب اَش اَش کر اٹھے کہ وہ خوشبو ان کی قبر سے ہی آ رہی تھی۔

مرحوم خواب میں

جنید عطاری کی والدہ محترمہ کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا خوب سنّتوں کی خدمت کرے، اسی جذبے کے تحت انہوں نے ایک مرتبہ رُکنِ شوریٰ کو تحریر لکھی تھی جس میں انہوں نے اپنے لختِ جگر جنید عطاری کو دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں کے لیے ''وقفِ مدینہ'' کرنے کی نیّت کا اظہار کیا تھا۔ جنید بھائی کے اچانک انتقال پر ان کی والدہ کے قلبِ شفیق پر کیا گزری ہوگی اسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے مگر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ جنید عطاری کی والدہ محترمہ کا حلفیہ بیان ہے کہ ان کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف کے سامنے ایک سرسبز و شاداب باغ ہے اور جنید عطاری اس میں انتہائی خوش و خرم حالت میں موجود ہیں۔

اسی طرح جنید عطاری کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ میں جنید بھائی کی قبر کے پاس کھڑی ہوں کہ اچانک ان کی قبر کُھل گئی اور قبر کے اندر کا حصہ دکھائی دینے لگا۔ میں نے قبر کے اندر جھانک کر دیکھا تو

کیا دیکھتی ہوں کہ جنید بھائی قبر میں بیٹھے ہیں اور ان کی زبان پر ذکر اللہ جاری ہے۔ میں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا جنید بھائی! انہوں نے مجھے دیکھا، میں نے کہا ہم آپ کو تلاوتِ قرانِ پاک، ذکر و درود اور صدقہ و خیرات کے ذریعے ایصالِ ثواب کرتے ہیں کیا آپ کو وہ ثواب پہنچتا ہے؟ یہ سن کر جواب دیا: ہاں تم جو بھی ایصالِ ثواب کرتے ہو وہ مجھے ملتا ہے۔

بعدِ وفات بھی نیکی کی دعوت دی

مبلغِ دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ حاجی ابوالبیان محمد اظہر عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی کا بیان ہے کہ جنید عطاری کے قریبی دوست نے ایک دن مجھے بتایا کہ بدقسمتی سے میں ایک عادتِ بد میں مبتلا تھا کسی بھی صورت اس سے جان نہیں چھوٹ پا رہی تھی۔ ایک دن فیضانِ مدینہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ جنید عطاری میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کب تک اس برائی میں مبتلا رہو گے؟ اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی، جنید عطاری کا چہرہ میری آنکھوں میں گھوم رہا تھا اور ان کے جملے میرے کانوں میں گونج رہے تھے اور مجھ پر عجب کیفیت طاری تھی۔ میں نے فوراً وضو کیا اور تہجد کی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس عادتِ بد سے مکمل جان چھڑانے کا عزم کر لیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنید بھائی کی خواب میں نیکی کی

دعوت کی برکت سے جلد ہی اس برائی سے میری جان چھوٹ گئی۔

امیرِاہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تعزیّت فرمائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں وہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خصوصی فیضان سے مالا مال ہوتے اور خوب برکتیں پاتے ہیں چونکہ **جنید عطاری** ایک جذبے والے مبلغ تھے۔ انہوں نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ عظیم مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**" کے تحت اپنی زندگی کے شب و روز بسر کیے تھے اس لیے ان پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ کرم تھی۔ ان کے انتقال کی خبر جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو ملی تو آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور بذریعہ فون ان کے گھر والوں سے رابطہ کیا اور جنید عطاری کے انتقال پر غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر کا دامن تھام کر بے شمار اجر و ثواب کا حقدار بننے کا مدنی ذہن عطا فرمایا اور جنید عطاری کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جنید عطاری مرحوم پر شفقت دیکھ کر سب گھر والے اس قدر متأثر

ہوئے کہ ان کے بھائی نے ہاتھوں ہاتھ سبز سبز عمامہ شریف سجا لیا اور مرحوم کی والدہ نے بھی مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی نیّت کا اظہار کیا۔ جنید عطاری مرحوم آج ہمارے درمیان نہیں مگر انہوں نے اپنے لیے صدقہ جاریہ کا ایک عظیم سلسلہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے، ان کی انفرادی کوشش سے جہاں علاقے کے متعدد نوجوان مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے وہیں ان کا اپنا گھر بھی سنّتوں کا گہوارہ بن گیا۔ تمام اہلِ خانہ دعوتِ اسلامی سے محبت کرتے اور مدنی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ علاقے میں اسلامی بہنوں کا کام نہ ہونے کے برابر تھا مگر جنید بھائی کی والدہ نے بڑی جدوجہد سے اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا بیڑا اُٹھایا ایک ایک اسلامی بہن کے پاس جا کر ان کا مدنی ذہن بنایا، اپنے گھر میں مدنی مرکز کی اجازت سے اسلامی بہنوں کا سنّتوں بھرا اجتماع شروع کروایا جس کی برکت سے اسلامی بہنوں میں بھی فکرِ آخرت کی سوچ اجاگر ہونے لگی۔ تادمِ تحریر تقریباً 40 اسلامی بہنیں شرعی پردہ کرنے والی بن گئیں ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ نشے سے چھٹکارا مل گیا

بھیرہ شریف (ضلع گلزار طیبہ، پنجاب، پاکستان) کے محلّہ ہدایت شاہ

(اندرون پیرانوالہ دروازہ) کے مقیم محمد رفیق عطاری مرحوم کا تحریری بیان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ رقم کیا جارہا ہے: دعوتِ اسلامی کے پُر بہار مدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں گناہوں کے پُر خار صحرا میں بھٹکتا پھر رہا تھا۔ اچھے ماحول سے دوری کے سبب نمازیں پڑھنا تو کُجا کبھی مسجد کے قریب بھی نہ جاتا تھا، یہاں تک کہ جمعہ اور عید کی نمازوں کی ادائیگی سے بھی محروم تھا۔ میں تقریباً 25 سال قبل بُری صحبت کا شکار ہوگیا۔ جس کی وجہ سے منشیات کا عادی بن گیا۔ چھوٹی عمر سے ہی میں چرس اور افیون کا نشہ کرنے لگا پھر شراب نوشی بھی شروع کردی۔ آہ! میں نشے کی دلدل میں اس قدر دھنس چکا تھا کہ ہیروئن پینے کے ساتھ ساتھ اس کے انجکشن لگا کر اپنے اندر لگی نشے کی آگ بُجھانے لگا۔ الغرض نشے کی ہَوَس نے مجھے بدتر از حیوان بنا دیا تھا۔ افسوس اسی عادتِ بد کی وجہ سے میری پڑھائی بھی چھوٹ گئی۔

ستم بالائے ستم یہ کہ شراب نوشی کے ساتھ ساتھ منشیات فروشی بھی شروع کردی۔ روزانہ تقریباً 15 ہزار کا دھندا کرتا اور اس غلیظ کام سے حاصل ہونے والی رقم موج مستیوں، عیش کوشیوں اور جوئے کی سرگرمیوں میں اُڑا دیا کرتا۔ نشے کے حصول کے لئے جب کبھی پیسے نہ ہوتے تو گھر کا سامان بیچ کر بھی نشہ حاصل کرتا۔ گھر والے اور علاقہ مکین میری شرانگیزیوں سے تنگ تھے۔ راہِ راست پر لانے کے لیے بارہا گھر والے مجھے پیار و محبت سے سمجھاتے مگر میں ایسا بے حس

بن چکا تھا کہ میرے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔ افسوس میں منشیات فروشی کے ذریعے اپنے ساتھ دوسرے نوجوانوں کی زندگیاں برباد کرنے لگا جس کی وجہ سے کئی بار علاقے والوں سے مار بھی کھا چکا تھا۔ مگر میں نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے سے باز نہ آیا، بالآخر لوگوں نے تنگ آ کر میرے خلاف پولیس تھانے میں شکایت کر دی جس کے سبب متعدد بار پولیس اہلکار مجھے گرفتار کرنے آئے، کئی بار میری ان سے مُڈبھیڑ بھی ہوئی، ایک مرتبہ دورانِ لڑائی میری ٹانگ پر شدید چوٹ آئی، جس کی وجہ سے مجھے چلنے میں دشواری ہوتی مگر میں نے اس سے بھی عبرت حاصل نہ کی اور اپنے کالے کرتوتوں پر مُصِر (ڈٹا) رہا۔ یہ کھیل زیادہ دیر نہ چل سکا اور بالآخر مجھے گرفتار کر لیا گیا اور جیل کی مضبوط سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔ جیسے تیسے کر کے میں وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوگیا اور پھر دوبارہ کالا دھندا شروع کر دیا۔ اس طرح جیل میں میرا آنا جانا لگا رہا۔ مجھے 8 بار جیل کی سلاخوں کے پیچھے قید و بند کی صَعُوبتیں اُٹھانا پڑیں۔ پولیس کے تشدد کا نشانہ بنا مگر اس کے باوجود میں اپنی سیاہ کاریوں سے باز نہ آیا۔ گھر والوں نے میری روز روز کی شکایات سے تنگ آ کر مجھے گھر سے نکال دیا۔ اس طرح کچھ عرصہ تک میں در در کی ٹھوکریں کھاتا رہا۔ بالآخر والدین نے شفقت فرمائی اور میں دوبارہ گھر آ گیا مگر افسوس نشہ کی عادت اب بھی اپنی جگہ برقرار تھی۔ والد صاحب میری حالت

دیکھ کر کُڑھتے ، میری اصلاح کی مختلف تدبیریں کرتے مگر میں تھا کہ ٹَس سے مَس نہ ہوتا۔ افسوس والد صاحب میرے سُدھرنے کے سُہانے سپنے دیکھتے دیکھتے دارِفنا سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے لیکن مجھے نشے کے عِفرِیت سے چھٹکارا نہ ملا۔

زندگی کے لیل ونہار اسی طرز پر گزرتے جارہے تھے نجانے مزید کب تک نشے کی آگ میں جُھلستا رہتا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوگیا اور میری اصلاح کا سامان بن گیا، ہوا کچھ یوں کہ ماہِ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ میں، مَیں اپنی بہن کے گھر مرکز الاولیاء (لاہور) آ گیا۔ یہاں بھی نشہ آور اشیاء اپنے ساتھ لے آیا اور چُھپ چُھپ کر نشے کی آگ میں پُھنکتا رہا۔ خوش قسمتی سے میرا بھانجا دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قراٰن کی سعادت پاکر تقریباً اڑھائی سال تک قراٰنِ پاک پڑھانے کی بھی سعادت پاچکا تھا، وہ وقتاً فوقتاً مجھ پر انفرادی کوشش کرتا رہتا چونکہ ماہِ ربیع الاوّل کی مبارک ساعتیں تھیں۔ مسلمانوں میں سیرتِ مصطفٰے پرعمل کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے محافلِ میلاد کی دھومیں مچی ہوئی تھیں، لہٰذا میرا بھانجا مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ ذکرو نعت میں شریک ہونے کا ذہن دیتا، میں اُسے ٹال دیتا، مگر اس نے ہمّت نہ ہاری اور انفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ 19 ربیع الاوّل کو مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاقے فتح گڑھ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ایک عظیم الشان اجتماعِ

ذکرونعت کا انعقاد ہوا۔ حسبِ معمول میرا بھانجا میرے پاس آیا اور دلنشین انداز میں کہا: ماموں جان! آج دعوتِ اسلامی کے تحت جشنِ عیدِ میلادُ النبی کے سلسلے میں عظیم الشان اجتماعِ ذکرونعت کا انعقاد ہورہا ہے جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی و رُکنِ شوریٰ ابومسرور محمد منصور مُدَّظِلُّہُ العَالی بیان فرمائیں گے، آپ بھی چلیے نا! اب کی بار میں اپنے پیارے بھانجے کے پیہم اِصرار کی بدولت اِنکار نہ کرسکا اور اس کے ساتھ اجتماعِ ذکرونعت میں پہنچ ہی گیا۔

سنّتوں بھرے اجتماع کے آغاز میں مَسحُورکُن نعتیں پڑھی گئیں جن سے میرے دل کو ایک کیف وسرور ملا۔ اس کے بعد مبلّغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ کا سنّتوں بھرا بیان ہوا جس میں مقصدِ حیات کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اصلاحِ اعمال پر زور دیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین سناتے ہوئے فکرِ آخرت کا مدَنی ذہن دیا گیا۔ جب رُکنِ شوریٰ کی پُرتاثیر زبان سے فکر انگیز بیان سنا تو میرے دل کی سختی نرمی میں بدلنے لگی اور مجھ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوا کہ بے ساختہ میری پلکیں بھیگ گئیں۔

دورانِ بیان جب انہوں نے شُرکائے اجتماع سے اچھی اچھی نیّتیں کرائیں تو میں نے خود ہی کھڑے ہو کر اپنی نیّت کا اعلان کیا کہ اب مرتے دم تک داڑھی شریف نہیں کٹواؤں گا۔ یہ سن کر وہاں موجود عاشقانِ رسول کے

چہرے خوشی سے کھل اُٹھے۔ بیان کے اختتام پر رقت انگیز دعا ہوئی، جس نے مجھے جَھنجوڑ کر رکھ دیا، دورانِ دعا ایک ایک کر کے مجھے سارے گناہ یاد آنے لگے اور ان کے ہولناک نتائج مجھے تڑپانے لگے،اسی بے قراری کے عالم میں میری آنکھوں سے اشک رواں ہوگئے، میں نے گڑگڑاتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کی،مزید کرم بالائے کرم یہ کہ جب اجتماعِ ذکر ونعت میں رُکنِ شوریٰ ابومسرور محمد منصور مُدَّظِلُّہُ العَالی نے بیعت کرائی تو ان کے ذریعے میں بھی امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید بن گیا۔

خوش قسمتی سے اِجتماع کے اختتام پر رُکنِ شوریٰ حاجی محمد منصور عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالی سے ملاقات کا شرف ملا تو میرے بھانجے نے انہیں میری داڑھی شریف رکھنے کی نیّت اور نشے سے توبہ کرنے کے بارے میں بتایا تو ان کا چہرہ خوشی سے گلاب کی مانند کِھل اُٹھا۔انہوں نے نظرِ شفقت فرماتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر اور تربیتی کورس میں شرکت کی ترغیب دلائی نیز تربیتی کورس کے فوائد سے آگاہ کیا۔رُکنِ شوریٰ کے شیریں انداز سے میں اس قدر متأثر ہوا کہ ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے اور 63 روزہ تربیتی کورس کے لیے اپنا نام پیش کر دیا۔

مزید رُکنِ شوریٰ شفقت فرماتے ہوئے مجھے اپنے ہمراہ مَنْچ پر لے گئے اور وہاں موجود اسلامی بھائیوں کو میری نیّتوں کے بارے میں بتایا تو تمام اسلامی

بھائی سُن کر بے حد خوش ہوئے اور میری حوصلہ افزائی فرمانے لگے۔ پہلی بار عاشقانِ رسول کا اس قدر پیار دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اُٹھا، دریں اثنا کھانا پیش کیا گیا اسلامی بھائیوں کا ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا اور کھانے سے پہلے دعا پڑھنا اور دورانِ کھانا میٹھی میٹھی سنّتیں بیان کرنا مجھے بے حد اچھا لگا۔ اجتماع کے اختتام پر عاشقانِ رسول اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے تو ہم نے بھی گھر کا رُخ کیا۔

جب ہم گھر پہنچے تو فجر کی نماز کا وقت قریب تھا لہٰذا بستر پر آرام کرنے کے بجائے ہم نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے، نمازِ فجر با جماعت ادا کی، نماز ادا کرنے سے دل کو سکون کا احساس ہوا، گویا دل و دماغ پر گناہوں کا ایک بار تھا جو نماز پڑھنے کی برکت سے دور ہوگیا بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہونے کے بعد جب ہم گھر پہنچے تو میں نے سب سے پہلے تمام نشہ آور چیزیں اٹھائیں اور گٹر میں ڈال دیں اور ہاتھوں ہاتھ تربیتی کورس کی برکتیں لوٹنے کے لیے تیاری شروع کردی، سب دیکھ کر حیران تھے کہ آخر اسے کیا ہوگیا ہے؟ اچانک اس قدر تبدیلی کیسے رونما ہوگئی؟ تمام گھر والوں کے سمجھانے کے باوجود نشے کی لت سے جان نہیں چھوٹ پا رہی تھی دعوتِ اسلامی کے ایک ہی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے وہ عادتِ بد کافور ہوگئی۔ سب گھر والے میری زندگی میں برپا ہونے والے مدنی انقلاب پر بہت خوش تھے۔ چنانچہ میں نے اپنا زادراہ اُٹھایا

اور شیرانوالہ گیٹ میں واقع مسجدِ اقصٰی پہنچ گیا اور تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا۔ **عاشقانِ رسول** کے اَخلاق و کردار انتہائی شاندار تھے، 63 روزہ تربیتی کورس میں شامل مختلف علاقوں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی ایک ہی گھر کے فرد دکھائی دیتے۔ایک اپنائیت بھرا ماحول تھا۔اسلامی بھائی مجھ پر شفقتیں فرماتے اور اچھے اخلاق سے پیش آتے، بسا اوقات خیر خواہی فرماتے ہوئے مجھ سے کپڑے لے کر دھو دیتے۔ چونکہ میں نشہ بالکل ہی چھوڑ چکا تھا جس کی وجہ سے میرا جسم ٹوٹتا اور میری حالت بگڑ جاتی، مجھ پر بے قراری طاری ہو جاتی، میں تڑپتا تو میری قابلِ رحم حالت دیکھ کر اسلامی بھائیوں کی محبت مزید بڑھ جاتی بسا اوقات میرے پاؤں دبا دیتے۔عاشقانِ رسول کا اس قدر پیار دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔الغرض میں نے ہمّت نہ ہاری اور نشے کے قریب نہ گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا رہا۔ بالآخر آہستہ آہستہ نشے کی طلب کی شدت دم توڑنے لگی اور مجھے نشے کی عادت سے چھٹکارا نصیب ہو گیا۔تربیتی کورس میں علمِ دین سیکھنے کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت کا ایسا جذبہ ملا کہ میں نے تربیتی کورس ہی کے دوران 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی نیّت کر لی اور کورس مکمل ہونے کے بعد اپنی نیّت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے راہِ خدا کا مسافر بن گیا، اس دوران خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی دوران

مرکز الاولیاء (لاہور) میں اپنے حلقے کی ایک ذمہ داری بھی میرے سپرد کردی گئی۔

پھر جب رمضانُ المبارک کا رحمت والا مہینہ تشریف لایا تو بابُ المدینہ (کراچی) عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے 30 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کا ذہن بنا، چنانچہ میں نے اپنا زادِراہ باندھا اور بابُ المدینہ کراچی پہنچ کر اجتماعی اعتکاف میں نام لکھوادیا، کثیر اسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت وزیارت اور ملفوظات سے فیض یاب ہونے کے لیے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں موجود تھے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں مجھے دورانِ اعتکاف شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت وملاقات کا شرف ملا اور آپ کے علم وحکمت کی خوشبوؤں سے مہکتے ملفوظات سے اپنا ظاہر وباطن معطر ومعنبر کرنے کی سعادت ملی وہیں کرم بالائے کرم یہ کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دستِ شفقت سے متعدد تحائف بھی ملے۔

یوں دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کی برکت سے میرے دل میں فکرِ آخرت کی شمع فروزاں ہوگئی جسکی کرنوں سے مجھ پر چھائی گناہوں کی تاریکیاں دور ہوگئیں، عمل کے جذبے کو چار چاند لگ گئے اور مجھ جیسا ناکارہ نشے کا عادی اور معاشرے کی نظروں سے گرا ہوا انسان فیضانِ امیرِ اہلسنّت سے ایسا مالا مال ہوا کہ کل تک جمعہ وعیدین کی نمازوں سے بھی محروم تھا مگر اب نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی

کے ساتھ ساتھ تہجد، اشراق وچاشت، اوابین کے نوافل ادا کرنا اور مدنی لباس میں ملبوس رہنا میرا معمول بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ڈھیروں ڈھیر برکتیں ملیں اسی مدنی ماحول میں آنے کے بعد پاؤں کی تکلیف سے چھٹکارا ملا۔ مزید مدنی قافلوں میں مانگی جانے والی دعاؤں کی برکتیں اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملا، ایک عرصے سے میری والدہ محترمہ شوگر، بلڈ پریشر اور فالج کی امراض سے دوچار تھیں جس کی وجہ سے ان کا چین وسکون رُخصت ہو چکا تھا، جب ان کی حالت دیکھتا تو افسردہ ہو جاتا، علاج معالجہ بھی کروایا مگر انہیں افاقہ نہ ہوا۔ مدنی ماحول کی پرنور فضاؤں میں آنے کے بعد مدنی قافلوں کی بہاریں سنیں تو میں بھی والدہ کی شفایابی کی نیّت سے راہِ خدا کا مسافر بنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خوب گڑگڑا کر اپنی والدہ کے لیے دعائیں مانگیں جن کی برکت سے میری والدہ کی طبیعت دن بدن بہتر ہونا شروع ہو گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دنیا محض ایک مسافر خانہ ہے جس میں نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا۔ جس نے بھی دنیا سے وفا کی ہے بالآخر دنیا نے جفا ہی کی، فکرِ آخرت سے غافل دنیا کی مستی میں گم نجانے کتنے لوگ آج اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں ان کے لاشے اندھیری قبر کے پُر ہول گڑھے میں اتار دیے گئے ہیں ان کی دنیا کا وہ دَھن و دولت جسکی خاطر نمازیں قضا کیں،

جھوٹ بولا، ناحق لوگوں کا مال دبایا اور حلال وحرام کا امتیاز کیے بغیر خوب بینک بیلنس بڑھایا موت کے بعد سب دنیا میں دھرا کا دھرا رہ گیا انہیں دنیا سے کفِ افسوس ملتے ہوئے خالی ہاتھ جانا پڑا۔لیکن ایک مال ایسا ہے جو انسان کے ساتھ قبر میں جاتا اور قبر کی گھبراہٹ، تاریکی، تنگی اور تنہائی سے نجات دلاتا اور راحت وسکون کے اَسباب مہیا کرواتا ہے اور وہ مال ہے اچھے اعمال جو کسی بھی وقت انسان کو تنہا نہیں چھوڑتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اس پر فتن دور میں نعمتِ عظمٰی سے کم نہیں جس کے فیضان سے آج لاکھوں لاکھ مسلمان شریعت کے پابند اور سنّتوں کے پیکر بن کر بانیِ دعوتِ اسلامی کے عطا کردہ مدنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''** کے تحت اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، انہی خوش نصیبوں میں محمد رفیق عطاری مرحوم بھی شامل رہے جب مدنی بہار کے حوالے ان سے رابطہ کیا تو ان کے بھائی نے بتایا کہ افسوس آج محمد رفیق عطاری ہم میں موجود نہیں ہیں۔ 22 جون 2012ء کو دنیائے فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

مزید ان کے بھائی نے محمد رفیق عطاری مرحوم کے حوالے سے بتایا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ان کی نشے کی عادت چھوٹی اور انہوں

نے بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اختیار کرنے کی سعادت حاصل کی، عاشقانِ رسول کی صحبت کیا ملی ان کے اندر نیکی کا جذبہ موجزن ہوا اور انہوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت حاصل کی، راہِ خدا میں سفر کرنے کی برکت سے ان کی زندگی میں سنّتوں کی بہار آ گئی، اخلاق وکردار بھی اچھے ہوگئے، مدنی قافلے میں سفر کے دوران والد مرحوم کو ایصالِ ثواب کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے گھر میں ختم شریف کی سالانہ محفل تھی، محمد رفیق عطاری مرحوم تو اس میں شامل نہ ہو سکے مگر انہوں نے عاشقانِ رسول سے جمع کر کے کثیر ختمِ قرآن اور ذکرواذکار کا ثواب والد صاحب کے سالانہ ختم شریف پر ارسال کیا، جسے سن کر تمام رشتہ دار رشک کرنے لگے کہ بیٹا ہو تو ایسا جو اپنے والد کو قبر میں بھی فائدہ پہنچا رہا ہے۔

محمد رفیق عطاری جب مدنی قافلے کے اختتام پر گھر لوٹے تو سب گھر والے بہت خوش ہوئے۔ چونکہ نیکی کی دعوت کا جذبہ تازہ تھا لہٰذا انہوں نے علاقے میں جوش وخروش کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنا شروع کردی۔ ان کی انفرادی کوشش کی برکت سے جلد ہی متعدد نوجوان مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔

ایک دن یہ گھر کی چھت پر تھے کہ اچانک چھت سے گر گئے، انہیں ریڑھ کی ہڈی میں شدید چوٹ آئی، فوراً انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے

چیک اپ کے بعد دوا تجویز کردی۔ چنانچہ انہیں مُجَوَّزہ دوائیں کھلانا شروع کیں مگر ''جوں جوں دوا کی مرض بڑھتا گیا'' کے مصداق محمد رفیق عطاری کو افاقہ نہ ہوا۔

چنانچہ اسلام آباد کے ایک مشہور ہسپتال میں بھی علاج کرایا مگر ان کی تکلیف میں کمی نہ آئی جب تکلیف بڑھتی تو بے صبری کا اظہار کرنے کے بجائے ان کی زبان پر ''سیّدنا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' کا وِرد جاری ہوجاتا۔ گھر والوں نے کبھی ان سے بے صبری کے الفاظ نہیں سنے، بلکہ ان کی زبان پر ذکر و درود ہی جاری رہتا۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کا فیضان تھا کہ مرحوم بھائی صبر و شکر کے ذریعے رضائے الٰہی کا حقدار بننے کے جذبے سے سرشار تھے۔ شعبانُ المعظم کے مبارک مہینے کی بہاریں جوں جوں قریب آرہی تھیں ان کی خوشی بھی بڑھتی جارہی تھی۔ بارہا یہ نعرہ بلند کرتے'' آقا کا مہینہ'' قریب آگیا،'' آقا کا مہینہ'' قریب آگیا، مگر انہیں کیا خبر تھی کہ ان کا دنیائے فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کرنے کا وقت بھی قریب آچکا ہے۔ وفات سے ایک دن قبل ہمشیرہ کو بلایا انہیں مدنی قافلے میں یاد کیا ہوا شجرہ عطاریہ سنایا۔ اگلے دن کا سورج طلوع ہوا مگر ان کی زندگی کا سورج غروب ہونے کے لمحات بھی قریب آن پہنچے، ان پر اچانک نزع کی کیفیت طاری ہوگئی، سب گھر والے ان کی نازک حالت دیکھ کر گھبرا گئے اور انہیں ہسپتال لے جانے کی تیاری کرنے لگے۔ ان کی زبان پر'' سیّدنا کریم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سیّدنا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سیّدنا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِرد جاری تھا۔'' انہی مبارک کلمات کا وِرد کرتے کرتے محمد رفیق عطاری نے ہمیشہ کے لیے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو شخص اچھے ماحول سے وابستہ ہوجاتا ہے اُس پر کیسا کرم ہوتا ہے کہ موت کے وقت اس کی زبان پر ذکر اللّٰہ اور ذکرِ رسول جاری ہوجاتا ہے اس کے برعکس جو شخص بُری صحبت اور عاداتِ بد کا شکار رہوتا ہے نزع کے وقت اس کے اول فول بکنے بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ ایمان کے سلب ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یاد رکھیے کہ شراب نوشی بھی ایمان برباد کرسکتی ہے چنانچہ! حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۃ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا! سورۃ یٰسٓ پڑھنا بند کردو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا! میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔ بس انہی الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم

میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا! کس سبب سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بہت اونچا تھا۔ اُس نے جواب دیا: تین عُیُوب کے سبب سے (1) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ اور (2) حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (3) شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (منہاج العابدین، ص ۱۶۵) آیئے! آپ بھی شیطان کے وار کو ناکام بناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدَنی ماحول سے وابستہ سنّتوں کے عامل عاشقانِ رسول کی فہرست میں شامل ہو کر ایسے اعمالِ حسنہ اختیار کیجئے جو ایمان کی سلامتی کا سبب بنیں چنانچہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''عجائبُ القرآن مَع غرآئبُ القرآن'' کے صفحہ 162 پر ہے کہ حضرتِ خضر عَلَیْہِ السَّلام کی کنیت اَبُوالعَبَّاس اور نام ''بلیا'' اور ان کے والد کا نام ''ملکان'' ہے۔ بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان ان کا اور ان کے والد کا نام اور ان کی کنیت یاد رکھے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ (صاوی، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۶۵، ۱۲۰۷/۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے

یہ **حقیقت** ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے،انسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔حدیثِ پاک میں نیک آدمی کی مثال مشک والے کی طرح بیان کی گئی ہے کہ اگر اس سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی ہم نشینی خوشبو میں مہکنے کا سبب بنتی ہے جبکہ بُرا آدمی بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر بھٹی کی سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اُس کا دھواں تو پہنچتا ہی ہے۔گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں تربیت پا کر سنتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنّتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔پھر زندگی کی میعاد پا کر اس شان وشوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔آپ بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔**دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت، راہِ خدا کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو اپنا معمول بنالیجیے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے "**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:__________________ **عمر** ___ **رُکن سے مرید یا طالب ہیں**

________ **خط ملنے کا پتا** ________________________________

فون نمبر (مع کوڈ): __________ **ای میل ایڈریس** ______________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:_____________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:**_____________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:**____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** _____ **مُنْدَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی** وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللّٰہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فُیوض و بَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لیے ان سے بَیعت ہوجایئے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر "مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)" کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔